# افکارِ قادری

بہ قلم

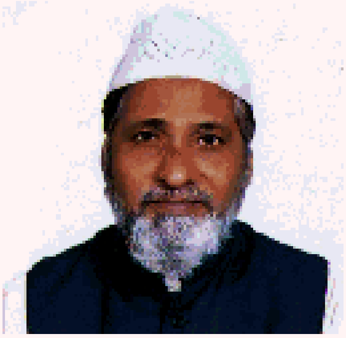

سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری، قادری

ناشر اینڈ پبلشرز لطیف اکیڈمی۔ ٹولی چوکی، حیدرآباد

فون : 040- 23568160

طالبِ مغفرت ہے قادریؔ یہ
بندۂ خاکسار یا مولیٰ

# افکارِ قادریؔ

بہ قلم
فرزند و جانشین حضرت خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادری خالدی رحمۃ اللہ علیہ
**سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری خالدی القدیری**
سابق مہتمم پولیس حیدر آباد

ناشر
لطیف اکیڈمی اینڈ پبلیشرز، ٹولی چوکی، حیدر آباد
فون:040-23568160

جملہ حقوقِ اشاعت بحق مصنف محفوظ ہیں

| | | |
|---|---|---|
| اسمِ تصنیف | : | افکارِ قادری |
| فن | : | سخن (اشعار) |
| رسمِ اجراء | : | بہ موقع عرس شریف مرشدی و مولائی بحرالعلوم حضرت مولانا محمد عبدالقدیر صدیقی حسرت رحمۃ اللہ علیہ |
| تاریخ اشاعت | : | ۱۶ شوال ۱۴۳۱ھ م 26 ستمبر 2010 |
| تعداد اشاعت | : | 350 |
| ہدیہ | : | Rs.30 |
| ناشر | : | لطیف اکیڈیمی اینڈ پبلشرز ٹولی چوکی حیدرآباد۔ انڈیا۔ |
| فون | | 040-23568160 |

۔: ملنے کے پتے :۔

1) 1- Lateef Academy,
Quadri Manzil, H.No. 9-4-135/A/5,
Raghawa Colony, 7 Tombs Road, ToliChowki Hyderabad
Ph: 040-23568160-Cell: 9490754160, 9912543340

2) 2- Khaja Moinuddin Khaledi Quadri,
Aastana-e-Khaled,Barkas, Hyderabad, Cell 9885781786

3) 3- Dr, Mohd. Abdul Quadeer Siddiqui Quadri Al-Quadri
Aastan-e- Izzat, Siddique Gulshan, Bahadur Pura ,Hyderabad.
Cell: 9885020384, 9885418281

Email Lateefacademy@gmail.com
www.lateefacademy.com http://www.lateefacademy.com

# فہرست مضامین


| نشان سلسلہ | | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | عرضِ ناشر | 6 |
| | انتساب | 7 |
| | تعارف | 8 |
| | **سلام خیر الانام** | |
| 1 | نورِ ربّ العُلیٰ سلامٌ علیک | 12 |
| | **حمد** | |
| 2 | مقصدِ دل تو تیری رویت ہے | 13 |
| 3 | دو جہاں میں خود ہی عیاں ہیں آپ | 14 |
| 4 | غم تو ہیں بے شمار یا مولیٰ (**التجا**) | 15 |
| | **نعت شریف** | |
| 5 | یارسول اللہ حبیبِ خالق یکتا ہیں آپ | 18 |
| 6 | محمد مصطفیٰ صلِّ علیٰ صدقے تیرے صدقے | 19 |
| 7 | میرے آقا میرے نگراں مدینے والے | 20 |
| 8 | شہِ لولاک حبیبِ کبریا ہیں آپ | 22 |
| 9 | یا محمد ﷺ محمد ﷺ پکارا کیا | 23 |

| | | |
|---|---|---|
| 10 | محمد مصطفیٰ صلِّ علیٰ سے ہم کو نسبت ہے **نعتیہ غزل** | 25 |


| نشان سلسلہ | **دعا** | صفحہ نمبر |
|---|---|---|


| | | |
|---|---|---|
| 11 | یہ عمل اپنا سارا تو بیکار ہے | 27 |


**منقبت**


| | | |
|---|---|---|
| 12 | تم ہو ابنِ مرتضیٰ پیرانِ پیر | 30 |
| 13 | شہ اولیاء میرے غوث کا | 32 |
| 14 | آفتیں کتنی ٹلیں نام تمہارا لے کر | 34 |
| 15 | خواجۂ خواجگان غریب نوازؒ | 35 |
| 16 | تم ہو دل کی ہمارے ضیاء سید بادؒ پیاؒ | 36 |
| 17 | میں ہوں تم پہ فدا وجودی پیاؒ (**مسدس**) | 38 |
| 18 | کیا بتاؤں کتنا ہے احساں تیرا حسرت پیاء | 40 |
| 19 | اپنے حسرت پیا پہ میں واری رے......... **گیت** | 41 |
| 20 | مجھکو میرے پیا کی ہمت | 42 |
| 21 | خاوند کہوں یا مالک و مولا کہوں تمہیں | 43 |
| 22 | پیر خالد میاں ہیں ہمارے امام | 44 |
| 23 | غلاموں کے مشکل کشا میرے خالدؒ | 45 |
| 24 | مردکامل ہیں مومن علی شاہؒ آپ | 46 |
| 25 | رحمت وفضلِ خدا ہیں آپ یا مومن پیا | 47 |

| نشان سلسلہ | غزلیات (عارفانہ) | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 26 | دید میں تیری ہم نے کیا دیکھا | 49 |
| 27 | کیا بولوں کہ کتنی ہے مجھے یار سے قربت | 50 |
| 28 | کیسے نظر بچاؤں تجھے دیکھنے کے بعد | 51 |
| 29 | کوئی بسا ہوا ہے بساطِ خیال میں | 52 |
| 30 | یاد میں اسکی جیتا ہوں | 52 |
| 31 | مری نماز ہے یہی میرا یہی وضو | 53 |
| 32 | عطا کی عقل نے مجھکو نظر حکیمانہ | 54 |
| 33 | کیا کہوں کتنا پیار تم سے ہے | 54 |
| 34 | جس پہ تیرا فضل ہوتا ہے | 55 |
| 35 | دل کی حالت کہی نہیں جاتی | 56 |
| 36 | ادائے دید سراپا نماز ہے میری | 57 |
| 37 | مائل دیر و حرم کو بھلا سمجھا کوئی | 57 |
| 38 | ہاتھ میں ہاتھ ہو، انکا ہی ساتھ ہو پھر تو جینے جلانے میں ہے فائدہ | 58 |
| 39 | ائے دل مضطر تجھے کیا چاہئے | 59 |
| 40 | **رباعیات** | 59 |
| 41 | **قطعات** | 60 |

# عرضِ ناشر

**الحمد اللہ و کفی و الصلوٰۃ و السلام علیٰ سید ا لانبیاء و المرسلین، اما بعد!**

ہمارے پدر بزرگوار سیدی و مرشدی حضرت سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری کی ذاتِ بابرکات تعارف کی محتاج نہیں آپ کی دینی و دینوی خدمات قابل تحسین ہیں۔ آپ اپنی مصروف زندگی کے باوجود سن اسی (80) کے دہے میں اپنے پیرو مرشد حضرت خالدؒ میاں قبلہؒ کے ارشاد کے پیش نظر حمد و نعتیہ کلام اور کچھ غزلیاتِ عرفانی موضوع کرنے کی سعی فرمائی جو آمد کی طور پر مختصر مگر پُر کیف کلام ''افکار قادری'' کے نام سے موسوم ہوا۔

آپ کہنہ مشق شاعر نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کی عشق میں جو بھی وارداتِ قلبی ہوتی وہ تحریر فرما دیتے۔ ہماری دیرینہ آرزو تھی کہ آپ کے اِس کلام کو زیورِ طباعت سے مزین کریں تا کہ قارئین محظوظ و استفادہ کر سکیں ، یہ اہم کام بفضل تعالیٰ پائے تکمیل کو پہنچا۔

ہم خصوصاً علامہ ابوالاعظم قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی القادری مدظلہ العالی کے ممنون و مشکور ہیں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں ابتدا سے اپنی عالمانہ اور شاعرانہ صلاحتیوں سے تصیح و رہنمائی فرمائی ۔اور ہم جناب میر رفیق علی خان صاحب کے بھی مشکور ہیں جنہوں نے کتابت اور کمپوزنگ میں تعاون فرمایا۔

آخر میں ہم اپنے والد محترم کی صحت و عافیت اور سلامتی کے لئے اللہ سے دعا گو ہیں کہ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل میں آپ کے سایۂ عاطفت کو ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

معتمدین اکیڈیمی

1- میر رحیم اللہ شاہ قادری (اقبال پاشاہ) یم۔یس الکٹرانکس

2- میر کریم اللہ شاہ قادری (خواجہ پاشاہ) بی۔یس۔الکٹرانکس

لطیف اکیڈیمی ٹولی چوکی حیدرآباد۔

رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ م گسٹ ۲۰۱۰ء

# انتساب

☆ والدی و مرشدی خواجہ ابوالخیر ڈاکٹر
حضرت میر مومن علی شاہ قادری علیہ الرحمۃ والرضوان ۔

☆ مرشدی و مولائی حضرت بحرالعلوم محمد عبدالقدیر حسرتؔ علیہ الرحمۃ
پروفیسر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ ۔

☆ حضرت شاہ محمد خالد وجودی القادری خالدؔ علیہ الرحمۃ والرضوان

آخر میں اپنی اس ادنیٰ سعی و کوشش کو اُن مُرشدین کی خدمتِ بابرکت میں پیش کرتا ہوں ۔ جن کے خِرمنِ علم و عرفان کی خوشہ چینی نے مجھے دانش و آگہی کا فیضان بخشا ۔

خاکپائے مرشدی

سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری، قادریؔ کان اللہ لہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# تعارف

نام : میر لطیف اللہ شاہ قادری، نسبِ حُسینی

لقب : سید محی الدین عرف منیر پاشاہ تخلص قادریؔ

اسم والد ماجد : حضرت خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادری الحُسینیؒ

(اپنے پدرِ بزرگوار کے فرزندِ اکبر و جانشین ہیں)

ابتدائی تعلیم : درسِ قرآن۔ تجوید و حدیث اپنے والدِ محترم سے حاصل کیا

تاریخ پیدائش : 6/ربیع الاول ۱۳۶۵ھ م ۱/اپریل 1945ء

(ولادت کے ساتھ پیر و مرشد حضرت بحر العلوم حسرتؔ صدیقیؒ نے شہد چٹایا اور نام عنایت فرمایا۔ بعد بعمر 12 سال بیعت و ارادت سے سرفراز فرمایا)۔

باطنی منازل : والدِ بزرگوار اور مرشدِ کاملین حضرت بحر العلوم محمد عبد القدیر صاحب صدیقی حسرتؔؒ حضرت شاہ محمد خالد وجودیؒ ، حضرت حسین شجاع الدین صدیقیؒ اور حضرت شرف الدین پیا قادریؒ کی راست نگرانی میں طئے کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اور خرقہ وخلافت سے سرفراز فرمایا گیا۔

تعلیم :۔ : میٹرک کی تکمیل مدرسہ فوقانیہ مستعد پورہ حیدرآباد سے کی گئی۔
انجینئر نگ کی ڈگری MIETE انسٹیٹیوٹ آف الکٹرانکس اینڈ ٹیلی کمیونیکشن دہلی سے پھر پوسٹ گریجویشن (MS (ece) کی تکمیل امریکن یونیورسٹی سے کی۔

ملازمت:۔ : 1963ء میں بعمر 18 سال محکمہ پولس کمیونیکشن آندھرا پردیش حیدرآباد میں بحیثیت سب انسپکٹر ملازمت اختیار کی اور 2003ء میں بحیثیت S.P. of Police (مہتمم پولس) وظیفہ پر سبکدوشی ہوئی۔
دورانِ ملازمت بہترین کارکردگی کی بناپر President Police Gold Medal کا اعزاز حاصل کیا اس کے علاوہ (Padkam) C,M Police Medal اور دیگر 20 Reward حاصل کئے۔
اس طرح پولس کمیونیکشن کی جدید ترقی (Modernization) میں اہم حصہ ادا کیا۔
اِس سلسلے میں USA اور UK کا دورہ بھی کیا۔

رشتۂ ازدواج : والدین کی مرضی وخوشی سے شادی بعمر 25 سال 1972ء میں ہوئی اہلیہ زاہدہ بیگم صاحبہ نہایت نیک اور خوش مزاج ہے۔اُن کے بطن سے 2 لڑکیاں اور دولڑکے تولد ہوئے ماشااللہ سب تعلیم یافتہ اور صاحب اولاد ہیں۔

اسفار :۔ 1-زیارت حرمین شریفین سعودی عربیہ 2001ء رمضان کا پورا مہینہ عمرہ پر۔

2- 2004ء ذی الحجہ 40 دن حج و زیارت۔

3- 2009ء ربیع الاول والثانی دوماہ عمرہ و زیارت۔

دینی وعلمی خدمات :۔ : لطیف اکیڈیمی قائم کی گئی اور علوم قرآن وعرفانی کتب کی اشاعت کا کام انجام دیا جارہاہے۔دینی اصلاحی عنوانات کے تحت اور تفسیر قرآن کے آڈیوسی۔ڈیز تیار کر کے طلباء کی ٹیلی ایجوکیشن کا اہتمام کیا جارہاہے۔

قابل ذکر تالیفات :۔ :1- نصاب دینیات (چارجلدوں میں)(بچوں کے لئے)

2- سہل تجوید قرآن (بچوں کے لئے)

3-صراطِ مستقیم و راہِ سلوک( طلباء کے لئے)

4- کتب ۔''کشکولِ قادری'' (الاحسان والتصوف اور توحید و معارف) (دوجلدوں میں)

5- کتب::نقشِ قدمِ رسول'' تین جلدوں میں

1- احوالِ مفسرین وفنِ تفسیر

2-احوالِ محدثین وفنِ حدیث

3- احوالِ مجتہدین وفنِ فقہ

6- سخنستانِ وجودیؒ (کلام حضرت سید محمد بادشاہ محی الدینؒ وجودیؒ)

7- افکارِ قادری (خود کا کلام)

**تدریسی مصروفیت** : آج بھی اپنے مکان قادری منزل ، ٹولی چوکی پر جاری وساری ہیں۔ ہفتہ وار و ماہانہ محفلِ درس وسماع پابندی سے ہوا کرتے ہیں۔

**سکونت** :۔ قادری منزل

9-4-135/A/4 راگھوا کالونی،ٹولی چوکی۔

حیدرآباد500008

فون:23568160 -040

سل: 9490754160

1

# سلام خیرالانام
## صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ ربّ العُلیٰ سلامٌ علیک　　مصطفیٰ مجتبیٰ ﷺ سلامٌ علیک
یا نبی آپ ہی کی الفت میں　　ہم کو سب کچھ ملا سلامٌ علیک
آپ ہی کے طفیل ملتا ہے　　یاں صلہ وہاں جزاء سلامٌ علیک
جینا مرنا تمہاری اُلفت میں　　ہو مقدر میرا سلامٌ علیک
اک نظر ہم گناہگاروں پر　　جگ کے مشکل کشا سلامٌ علیک
رحمتِ عالمیں تمہارا لقب　　خسروِ دو سرا سلامٌ علیک
میں بھلا کیا میری حقیقت کیا　　تم پہ سب ہے فدا سلامٌ علیک
دیجئے اپنے در کی بھیک ہمیں　　ہے یہ سب کی صدا سلامٌ علیک
حال ابتر ہے آقا اُمت کا　　ہو نوازش شہا سلامٌ علیک

قادریؔ کا ہیں دوجہاں میں ایک
آپ ہی آسرا سلامٌ علیک

2

# حمد

مقصدِ دل تو تیری رویت ہے
رہے پردے میں توُ یہ حکمت ہے

تو ہی موجود سارے عالم میں
ہر طرف تیری ہی تو صورت ہے

جانے نہ بندۂ ظلوم و جھول
وہ جو موجود ہے حقیقت ہے

سارے جھگڑوں کا ایک ہی حل ہے
تیری صورت ہی میری صورت ہے

تیری صورت پہ جب ہوا پیدا
پھر تو توحید میری فطرت ہے

نہیں موجود جب کہ تیرے سوا
قطرہ دریا ہی فی الحقیقت ہے

خود ہُوا اپنے آپ پر شیدا
عشق ہی حسن کی علامت ہے

بندگی کے حجابِ میں ظاہر
ہر جگہ تیری ہی حکومت ہے

ذکر و فکر اور شغل میں مرے
تو ہی باقی رہے تو نعمت ہے

خوشبو احمد ﷺ کی یہ بتاتی ہے
بوئے عالی ﷺ میں بوئے وحدت ہے

پڑھو ان پر درود قادریؔ تم
ہے خدا ان کا اُن کی قدرت ہے

3

# حمد باری تعالیٰ

دو جہاں میں خود ہی عیاں ہیں آپ | اور موجود لامکاں ہیں آپ
گر زبان آنکھ میری پا جاتی | بول دیتی کہاں کہاں ہیں آپ
مسجدوں مندروں کے رکھ والے | میکدے کے بھی پاسباں ہیں آپ
خود پرستی کا راز بھی ہے یہی | رگِ جاں میں میری نہاں ہیں آپ
ہر تقیُّد سے آپ ہی ہو عیاں | پھر نشاں یہ کہ بے نشاں ہیں آپ
صاحبِ کُن فکانِ ارض و سماء | نورِ انوارِ دو جہاں ہیں آپ
آپ اول ہیں آپ آخر ہیں | پھر خود ہی درمیاں ہیں آپ
مرجع ذاتِ کائینات ہو تم | لیکن اغیار سے نہاں ہیں آپ

قادریؔ کے تو تم ہی سب کچھ ہو
اسکے مالک و پاسباں ہیں آپ

4

# التجا

غم تو ہیں بے شمار یامولیٰ
کام بگڑے سنوار یامولیٰ

ڈال اِس پر کرم کی ایک نظر
بندہ تیرے نثار یامولیٰ

پھنس گئی ہے بھنور میں ناؤ اپنی
کردے بیڑا تو پار یامولیٰ

دشمنوں نے ہے سر اٹھایا بہت
ہاتھ تیرے وقار یامولیٰ

بیٹھی جاتی ہے اب کمر میری
مجھ سے یہ بوجھ اُتار یامولیٰ

بے کسی کا کچھ ایسا ہے عالم
داماں ہے تار تار یامولیٰ

لاج رکھنا کہ ہوں بڑا عاصی
سُن لے میری پُکار یامولیٰ

مجھ سا کوئی نہ غمزدہ ہوگا
تو ہی یک غم گسار یامولیٰ

نہیں لائق میں آزمانے کے
دن ہیں مشکل گزار یامولیٰ

منہ نہ دیکھوں خزاں کا میں ہرگز
دے دے ایسی بہار یامولیٰ

باعثِ خلق کائینات ہے جو
میرا ہے نامدار یامولیٰ

تیرا دامن نہ چھوٹے مجھ سے کبھی
عرض ہے بار بار یامولیٰ

دے اُتارا تیرے حبیب ﷺ کا کچھ
تو ہے پروردگار یامولیٰ

طالبِ مغفرت ہے قادریؔ یہ
بندۂ خاکسار یامولیٰ

# نعت شریف

5

یا رسول اللہ ﷺ حبیبِ خالق یکتا ہیں آپ ﷺ
پاک ہیں بے مثل ہیں برتر ہیں اور اعلیٰ ہیں آپ ﷺ

ظلِّ خدائےِ ذوالجلال و شمعِ بزمِ دوجہاں
نورِ حق دل کی ضیاء چشم و چراغِ ما ہیں آپ ﷺ

اُمتِ عاجز کی حالت ہے نہ مخفی آپ سے
عاجزوں اور بیکسوں کے رہبرِ اعلیٰ ہیں آپ ﷺ

ہیں شبِ معراج میں روح الامیں بھی ہمرکاب
عرش اعظم پر قدم رنجہ شہہِ والا ہیں آپ

قادریؔ عاجز و کمتر کیا لکھے نعتِ رسول ﷺ
مصطفیٰ و مجتبےٰ و سید و اعلیٰ ہیں آپ ﷺ

6

محمد مصطفیٰ صلِّ علیٰ صدقے تیرے صدقے
حبیب کبریا نورِ خدا صدقے تیرے صدقے

سکونِ قلب حاصل ہوگیا صدقے تیرے صدقے
میں کیا تھا اور اب کیا ہو گیا صدقے تیرے صدقے

طواف خانۂ کعبہ ہو یا عرفات کا میداں
ہے مزدلفہ میں بھی جلوہ ترا صدقے تیرے صدقے

دعائیں خوب مانگیں اور طلب سے بھی سوا پایا
بتاؤں کیا کہ وہ خود مل گیا صدقے تیرے صدقے

خیال غیر کا اب شائبہ تک ہے نہ کچھ دل میں
تجھے پاتے ہی خود میں کھو گیا صدقے تیرے صدقے

رسولِ پاک ﷺ کا صدقہ یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے
غلاموں کو نہیں خطرہ ذرا صدقے تیرے صدقے

میرے مولا میرے آقا میرے دلبر میرے رہبر
ہوا ہے قادریؔ دل سے تیرا صدقے تیرے صدقے

7

میرے آقا میرے نگراں مدینے والے
میں ہوں سو جان سے قربان مدینے والے

منبعِ رحمتِ حق ہیں شہِ لولاکَ لما
سارے عالم کے نگہبان مدینے والے

شانِ وحدتِ ہے عیاں آپ سے اے ختمِ رُسل
ہیں حقیقت میں میری جان مدینے والے

فیض اقدس سے تمہارے ہی بنے کون و مکاں
ربِ اربابِ ہر یک جان مدینے والے

آپ محبوبِ خدا آپ ہی مطلوبِ جہاں
کون ہے آپ سا انسان مدینے والے

جسم اطہر کا نہیں پایا کسی نے سایہ
نـــورِ الآن و کـــمـــاکـــان مدینے والے

کردیا کعبہ کو بھی پاک بتوں سے واللہ
مٹ گیا شرک کا امکان مدینے والے
عرش بھی نازاں ہے نعلینِ مبارک پاکر
خود خدا جانے تیری شان مدینے والے

ہوتی ہے تیری رضا میں ہی تو اللہ کی رضا
بس یہی میرا ہے ایمان مدینے والے

تم ہی ہو اول و آخر تم ہی ظاہر باطن
اس پہ شاہد ہوا قرآن مدینے والے

میرے سرکار بلائیں گے مدینہ ایک دن
پورا ہوگا مرا ارمان مدینے والے

سجدہ کو مل گیا گر قادریؔ نقش کفِ
اس پہ ہوگا بڑا احسان مدینے والے

## 8

شہِ لولاک حبیبِ کبریا ہو
رسولِ حق ہو محبوبِ خدا ہو

میری جاں تم ہی میرا مدعا ہو
تو پھر تم پر نہ کیوں یہ دل فدا ہو

تمہارا جلوہ آقا در حقیقت
جمالِ حق ہو نورِ کبریا ہو

اندھیرے مٹ گئے اور نور پھیلا
جہاں بھی دل سے تیرا تذکرہ ہو

نجات اسلام میں ہے دو جہاں کی
محمد ﷺ حق نما شمعِ ہدیٰ ہو

نبی ﷺ کا عشق ہے سب سے نرالا
ادب کی بے خودی میں بھی ادا ہو

مراۃِ دل ہو تیرا سامنا ہو
سراپا مجھ سے تیرا رُو نما ہو

بجا ہے قادریؔ اترانا تیرا
کہ شکلِ پیر میں جب مصطفیٰ ﷺ ہو

9

یا محمد ﷺ محمد ﷺ پکارا کیا
نورِ احمد ﷺ کو دل میں بسایا کیا
ہر جگہ بس اُن ہی کا نظارا کیا
آنکھوں آنکھوں میں اُنکا اتارا کیا
پالیا اسکی رحمت سے اسکو ہی میں
اس نے رحمت کا جب بھی اشارہ کیا
اپنے در کا بنا کر اک ادنی غلام
مجھ سے عاصی کو ادنیٰ سے اعلیٰ کیا
اُن کے ہاتھوں میں ہے دین و دنیا میری
اُن کے صدقے میں اپنا گزارا کیا
یہ شجر یہ حجر یہ زمین و فلک
ہر جگہ اُن کے انوار دیکھا کیا
کرکے تکمیلِ دیں دیکھو ختم الرُّسُل
میم کا ڈالے دنیا سے پردہ کیا

کیا کرے اُنکا نظّارہ کوئی بشر
لــــن تــــرانـــــی کا موسیٰ نے شکوہ کیا
روز محشر کی گرمی بھی زائل ہوئی
کالی کملی کا ہم پہ جو سایہ کیا
اُنکی رحمت ہے عام اُنکی نسبت ہے خاص
اُنکی نسبت کا ہم نے نہ چرچا کیا
یا نبی ﷺ قادؔری کے ہے وردِ زُبان
آپ ہی کو دل و جاں سے چاہا کیا

10

# نعتیہ غزل

محمد مصطفیٰ صلِّ علیٰ سے ہم کو نسبت ہے
فقیر کجکلاہ حسرتؔ بپا زنجیرِ بیعت ہے

بنائے عالمِ امکاں ہے جن کی ذات، رحمت ہے
انہی کی جلوہ فرمائی قیامت میں قیامت ہے

سراپا سرِّ وحدت ہے سلامت جلوۂ احمدﷺ
نہ دیکھیں ہم تو حیرت ہے، جو دیکھیں ہم تو راحت ہے

منزَّہ ذات ہے اُنکی مقید بندگی اپنی
وصالِ یار کی امید بھی گویا عبادت ہے

نمایاں ذرہ ذرہ سے جمالِ یار ہے ظاہر
نظارہ غیر کا ہو گر، سراسر وجہ غفلت ہے

تجلی ہر تقید سے وہی ایک یار ہے دائم
ہماری ہر ادا ہوتی محض دیکھو عبادت ہے

خیال غیر ہی سے ہے وجودِ غیریت ورنہ
اَسیر دام الفت آپ اپنا پھر حقیقت ہے

کوئی چاہے کسی کو اور کوئی چاہاجاتا ہے
حجابِ بندگی بھی خود حقیقت ہی کی رنگت ہے

پلادی جام وحدت خوب تر باتوں ہی باتوں میں
سلامت با کرامت شاہ عزتؔ کی عنایت ہے

منّور قادریؔ کے دل میں ہے حُبِ نبی ﷺ دائم
جمالِ یار ہے پیشِ نظر جسکی ارادت ہے

منّور قادریؔ کے دل میں ہے حُبِ نبی ﷺ دائم
جمالِ یار ہے پیش نظر انکی عنایت ہے

11

# دعا

یہ عمل اپنا سارا تو بیکار ہے
بخش دیگا میرا مولیٰ غفار ہے

عیب سے پُر میرے سارے اعمال ہیں
لاج رکھ لے میری تو کہ ستار ہے

غیر کا دور کردے خیال و وہم
غیر سے کیا غرض کیا سروکار ہے

اللہ اللہ تیری بس نگاہِ کرم
تجھ ہی پر لاج میری سزاوار ہے

مجھ سا عاصی نہ ہوگا جہاں میں کوئی
فضل مجھ کو فقط تیرا درکار ہے

یہ شَرَفْ ہے کہ ہوں اُمتی اُن کا میں
سارے نبیوں کا جو میر و سردار ہے

خوفِ محشر کہاں ہو غلاموں کو اب
بخش والے گا جو میرا سرکار ہے

اس سے پوچھیں تو کیا پوچھیں منکر نکیر
جو ازل ہی سے تیرا وفادار ہے

دم بھی نکلے تمہارا ہی رخ دیکھ کر
قبر میں بھی تمہارا ہی دیدار ہے

یا خدا زندگی میں دے عشقِ نبیؐ
ورنہ جینا بھی مرنا بھی بیکار ہے

تجھکو دیکھوں تو تیری نگاہوں سے میں
دیکھنا تجھکو ورنہ تو دشوار ہے

شکر صد شکر کرتا جا اے قادریؔ
حامی ہر حال میں تیرا بس یار ہے

# منقبت

(غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ)

## 12

تم ہو ابنِ مرتضیٰ پیرانِ پیر
حق نما غوثُ الوری پیرانِ پیر

آپ کا ہے آسرا پیرانِ پیر
المدد مشکل کشا پیرانِ پیر

معدنِ لطف و عطا پیرانِ پیر
مخزنِ جود و سخا پیرانِ پیر

صدقے جان و دل میرا پیرانِ پیر
گھر کا گھر میرا فدا پیرانِ پیر

آپ ہیں حسنینؓ کے لختِ جگر
رہبرِ راہِ ہُدیٰ پیرانِ پیر

مظہرِ ربُ العلیٰ سبطِ نبی
نائبِ مشکل کشا پیرانِ پیر

خوش نصیبی آپ کا دامن ملا
میں سگِ در آپ کا پیرانِ پیر

مجھکو بس کافی ہے نسبت آپکی
قادریؔ ہے آپ کا پیرانِ پیر

## 13

شہ اولیاء میرے غوث کا
ہے بڑا وہ قادری سلسلہ

یہ کرم ہے بس میرے پیرؒ کا
سگِ در بنا ہوں میں غوث کا

ہے اُن ہی کے نام کی برکتیں
جو بھی ملتی ہیں ہمیں راحتیں

غمِ زندگی میں بھی فرحتیں
پوری ہوتی ہیں سب ہی حاجتیں

میں گمان و وہم سے دور ہوں
بنا اُن کے عشق میں نور ہوں

میں جہاں بھی چاہا پہنچ گیا
میں جدھر سے چاہا گزر گیا

میں تو نام لیوا ہوں غوث کا
وہی پورا کرتے ہیں مدعا

یہ نیازِ غوث کی دھوم ہے
جہاں عاشقوں کا ہجوم ہے

جسے چاہا در پہ بلالیا
جسے چاہا اپنا بنا لیا

میں نے سر کو در پہ جھکا دیا
رہِ حق کا مجھ کو پتہ ملا

تجھے جس پہ قادریؔ ناز ہے
وہی غوث نکتہ نواز ہے

## 14

آفتیں کتنی ٹلیں نام تمہارا لے کر
آگے بڑھتے ہی گئے ہم تو سہارا لیکر
چشمِ رحمت کا تیری بس ہے اشارا مجھ کو
جیتا بے فکر ہوں میں تیرا وسیلہ لیکر
دوئی باقی نہ رکھی داغِ غلامی نے تیرے
کیا سے کیا ہوگیا میں تیرا سراپا لے کر
دید میں تیری رہوں بن کے تیرا شیدائی
چن لیا تیری نظر نے مجھے اپنا لے کر
میرے آقا میرے محسن میرے دل کے مالک
خوش ہوں ہر حال میں تیرا میں نظارا لے کر
شہ بغداد کا اِک ادنیٰ سگِ در ہوں میں
حاوی باطل پہ ہوں بس نام تمہارا لے کر
نہیں لائق تیرے دربار کے پر ہوں تیرا
کھڑا عاجز ہوں تیرے در پہ میں کاسا لے کر
کرمِ غوثؓ نے بخشی ہے بلندی مجھ کو
بن گیا قادریؔ نسبت کا سہارا لے کر

15

## منقبت حضرت خواجہ غریب نوازؒ

خواجۂ خواجگان غریب نواز　　قبلۂ بے کساں غریب نوازؒ
بھر دو جھولی میری خدا کے لئے　　کرم کے سائباں غریب نوازؒ
در پہ اُستادہ ہیں جو شاہ و فقیر　　اُن کے تم پاسباں غریب نوازؒ
تیری آمد سے نور پھیلا یہاں　　مہرِ ہندوستاں غریب نوازؒ
مئے عرفاں کا میکدہ ہے یہی　　تم ہو پیرِ مغاں غریب نوازؒ
مرجعِ پاکِ اِنس و جاں و مَلکُ　　آپ کا آستاں غریب نوازؒ
جملہ امراض کی دوا تم ہو　　چارہ سازِ جہاں غریب نوازؒ
ہے غریبوں کا خواجہ کے در پہ ہجوم　　اُن پہ ہیں مہرباں غریب نوازؒ

قادریؔ پر ہو ایک نگاہِ کرم
سُن لو اُس کی فغاں غریب نوازؒ

16

# منقبت حضرت سید احمد بادپاؒ

تم ہو دل کی ہمارے ضیاء بادپاؒ
جان و دل سے ہیں ہم سب فدا بادپاؒ

رحمتیں بٹتی رہتی ہیں شام و سحر
وہ درِ آستاں ہے تیرا بادپاؒ

آپ محبوبِ الٰہی کے ہیں جانشیں
ہم غریبوں کا ہیں آسرا بادپاؒ

جلوۂ نورِ احمد سراپا تیرا
قاسمِ تخت و تاج و عطا بادپاؒ

اِیک پل میں جو میلوں سفر طے کیا
رخ ہواؤں کا پلٹا دیا بادپاؒ

جس کو چاہے ولایت دلادے ابھی
حق سے پایا ہے وہ مرتبہ بادپاؒ

ماں کا سایہ میرے سر پہ دائم رہے
اُن کی خدمت میں سب کچھ ملا بادپاؒ

ہو توجہ تمہاری تو بگڑی بنے
کون ہے میرا تیرے سوا بادپاؒ

کیجئے قادریؔ پر نگاہِ کرم
ہاتھ پھیلائے عاجز کھڑا بادپاؒ

17

حضرت خواجہ ابو رضا بادشاہ محی الدین وجودی شمسی القادریؒ (دادا پیر)

# مسدس

میں ہوں تم پہ فدا وجودی پیاؒ
تو ہے داتا میرا وجودی پیا

شان ہے تیری شانِ رحمانی وصف تیرا ہے وصفِ نورانی
عشق ہے تیرا عشق صمدانی راز ہے تیرا رازِ یزدانی

جلوہ اپنا دکھا وجودی پیاؒ
تو ہے داتا میرا وجودی پیاؒ

کردے سب دور میرے دنیا کے غم نہ رہے باقی کوئی رنج و الم
فکر کیا رہے جو تم سے میرا بھرم گر کرے دنیا مجھ پہ لاکھ ستم

لاج رکھنا ذرا وجودی پیاؒ
تو ہے داتا میرا وجودی پیاؒ

ہٹ کے اوروں سے رہتا ہوں میں دور تیری قربت ہے مجھکو بس منظور
دلِ مضطر نہو میرا رنجور رہے باقی نہ میں نہ تیرا شعور
مست ایسا بنا وجودی پیاؒ
تو ہے داتا میرا وجودی پیاؒ
جامِ عشق ایسا کچھ مجھے ہو عطا پی کے کھو جاؤں میں میرے ساقیا
ہوش اُڑا ایسے ہوش ایسے اُڑا ہر سو نظّارہ ہو تیرا ساقیا
جام ایسا پلا وجودی پیاؒ
تو ہے داتا میرا وجودی پیاؒ
تیرا کوچہ بنا ہے قبلہ میرا کرتا ہوں تیرے در پہ سجدہ ادا
لاج رکھنا میری اے خالد پیاؒ ہے سگِ در یہ ادنیٰ بندہ تیرا
بس رہوں یوں سدا وجودی پیاؒ
تو ہے داتا میرا وجودی پیاؒ
رنگ دے مجھکو ایسا کچھ خواجہ بنکے رہ جاؤں میں تیرا جلوہ
تو نہ مجھ سے نہ میں ہوں تجھ سے جدا قادریؔ تیرا بس ہے تجھ پر فدا
ہو کرم اب ذرا وجودی پیاؒ
تو ہے داتا میرا وجودی پیاؒ

18

## منقبت

مرشدی و مولائی حضرت بحرالعلوم محمد عبدالقدیر صدیقی حسرتؔ رحمۃ اللہ علیہ

کیا بتاؤں کتنا ہے احساں تیرا حسرت پیا
ہوں میں ادنیٰ پھر بھی ہے ارماں تیرا حسرت پیا

کھولی میں نے آنکھ ہے بس تیرے ہی آغوش میں
خوش نصیبی سے ملا داماں تیرا حسرت پیا

کیا غرض دنیا سے اور عقبیٰ سے مجھ کو کام کیا
مطمئن ہوں تھام کے داماں تیرا حسرت پیا

کیا سے کیا اب ہوگیا ہوں کیا بتاوں کیا کہوں
میں نہیں ہوں مجھ کو ہے عرفاں تیرا حسرت پیا

کوئی آفت آ نہیں سکتی ہے تجھ پر قادریؔ
سر پہ قائم ہے میرے داماں تیرا حسرت پیا

19

# گیت

اپنے حسرت پیا پہ میں واری رے............

مورا ایسا ہے دیکھو جی بانکا پیا
دیکھنے والا مکھ اسکا تکتا رہا
صدقے ہو کے نظر یہ اتاری رے............

آئے کٹیا میں مورے تو لونگی بلیاں
دوڑ جھپٹ کے میں پکڑونگی ان کے پیاں
میں تو جادو نظر کی ہوں ماری رے............

آؤ سکھی ری پیا کو منائیں
جیسے بھی بنے اس کو اپنا بنائیں
کر کے لاکھ جتن میں تو ہاری رے................

ایک پیاری نجریا سے جیتا موہے
ہاتھ پکڑا پکڑ کے ہے کھینچا موہے
اسکی مرضی پہ میں بھی ہوں راضی رے.................

اب پیا کے بِنا رین کیسے کٹے
اسکے چرنوں میں ہی چین مجھکو ملے
قادری ہوں میں اس کی دلاری رے.............

اپنے حسرت پیا پہ میں واری رے................

20

حضرت پیا قادری (حضرت شرف الدین قبلہ رحمۃ اللہ علیہ)

مجھکو میرے پیا کی ہمت ہے ہر گھڑی ساتھ انکی نسبت ہے
ہجر کی انکے مجھکو تاب نہیں اُنکا جانا بنا قیامت ہے
دل ہے مضطر تو آنکھ حیراں ہے کیا کہوں کیسی شانِ الفت ہے
بڑھ گئی یاد اور بھی اُنکی یاد سے اُنکی دل کو راحت ہے
ہوش میں اس نے ہی سنبھالا تھا آج بے خود ہوں اُنکی سنگت ہے
ہاتھ پکڑے تو لاج رکھ لینا ہاتھ تیرا تو دستِ حسرتؔ ہے
عشق میں قادریؔ نہیں باقی
وہ تو اپنے پیاؒ کی صورت ہے

21

مرشدی و مولائی حضرت خواجہ ابوالفضل شاہ محمد خالد وجودی القادری رحمۃ اللہ علیہ

خاوند کہوں یا مالک و مولا کہوں تمہیں　　باغِ وجودی کا گل زیبا کہوں تمہیں
میں خوش نصیب ہوں کہ مرا آسرا ہو تم　　جانِ مراد و کانِ تمنا کہوں تمہیں
گلزارِ شمس کا گلِ رنگیں ادا کہوں　　یا خواجگانِ چشت کا سہرا کہوں تمہیں
ملتی ہے بھیک ہم کو تمہارے ہی در سے پیر　　ذرّہ نواز یا میرے خواجہ کہوں تمہیں
ہے روشنیِ زیست میری آپکے طفیل　　جان جہاں یا نورِ تجلاّ کہوں تمہیں
اللہ رے یہ حُسنِ تخیل کی رفعتیں　　حیراں ہوں میرے شاہ کیا کیا کہوں تمہیں
جشن ولادت آپکا سب کو مبارک آج　　خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تمہیں

مجرم ہے پُر خطا ہے مگر ہے ترا غلام
درمانِ دردِ قادرؔی شیدا کہوں تمہیں

22

پیر خالد میاں ہیں ہمارے امام　　مرشد باصفا واجبِ احترام

ہیں رسول خدا کے وہ محل نظر　　جن سے وابستہ ہے اس جہاں کا نظام

دامنِ خواجہ بے مانگے مجھ کو ملا　　اس سے بڑھ کر بھی کیا کوئی ہوگا انعام

سامنے میرے آتی ہے صورت یہی　　جب بھی لیتا ہوں میں حق تعالیٰ کا نام

مجھ پر ان کی رہے یوں ہی چشمِ کرم　　ساتھ اُن کے رہے یہ اُن ہی کا غلام

ٹکٹکی باندھ کے دیکھتے ہیں انہیں　　اُن کا سایہ رہے اپنے سر پر مدام

مست سب اُنکے ہیں مستِ جام اَلست　　پی کے نظروں سے ہیں اُنکی وحدت کے جام

ہو تکلم خدا سے ذرا دیکھنا　　دیکھ لے کوئی بھی اُن سے کر کے کلام

نِت نئے روپ نِت نئے طَور ہیں　　ہیں جو ہر ایک جگہ مختلف اُنکے نام

کیا کرے قادریؔ شان اُنکی بیان
دیکھ کر اُنکو پڑھ لے درود و سلام

(23)

غلاموں کے مشکل کشا میرے خالدؒ زمانے کے حاجت روا میرے خالدؒ

لیا ہاتھ میں ہاتھ تونے خدارا تیرے ہاتھ ہے لاج یا میرے خالدؒ

بھنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ بچا میرے خالد بچامیرے خالدؒ

کمر بستہ ہے ظلم کرنے پہ ظالم اَغِثۡنِیۡ برائے خدامیرے خالدؒ

کھلادے یہ مرجھائی کلیاں دلوں کی چلا کوئی ایسی ہوا میرے خالدؒ

دکھادے ذرا مہرِ رخ کی تجلی کہ چھائی ہے غم کی گھٹا میرے خالدؒ

مریدوں کو خطرہ نہیں بحر غم کا کہ بیڑے کہ ہیں ناخدا میرے خالدؒ

قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا کہا ہم نے جس وقت یا میرے خالدؒ

لپٹ جائے دامن سے اسکے ہزاروں پکڑلے جو دامن ترا میرے خالدؒ

وہاں سر جھکاتے ہیں سب اونچے اونچے جہاں ہے ترا نقش پا میرے خالدؒ

کہے قادریؔ کس سے حال اپنا سارا

سنے کون تیرے سوا میرے خالدؒ

24

## والدی و مرشدی حضرت خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادریؒ

مرد کامل ہیں مومن علی شاہ آپ — حق سے واصل ہیں مومن علی شاہ آپ
اہلِ عرفاں ہوں یا کہ اہلِ صفا — اُن میں شامل ہیں مومن علی شاہ آپ
عکسِ اَلفَقرُ فَخرِی حیات آپ کی — اس پہ عامل ہیں مومن علی شاہ آپ
جان و عزت و دولت لٹا کر بنے — شیخِ کامل ہیں مومن علی شاہ آپ
دل میں یادِ خدا لب پہ ذکرِ رسول — خوب شاغل ہیں مومن علی شاہ آپ
زندگی میری ان کی بدولت ہے سب — میری منزل ہیں مومن علی شاہ آپ

قادریؔ آپ کا ہے فدا آپ پر
اُسکا حاصل ہیں مومن علی شاہ آپ

25

رحمت وفضلِ خدا ہیں آپ یا مومن پیا　　دردمندوں کی دوا ہیں آپ یا مومن پیا
منبعِ جود و عطا ہیں آپ یا مومن پیا　　غم گسارِ بےنوا ہیں آپ یا مومن پیا
نائب خیر الوریٰ ہیں آپ یا مومن پیا　　وارثِ مشکل کشا ہیں آپ یا مومن پیا
آپکی چشمِ کرم میں حُسن کی تنویر ہے　　ایک نگاہ دلربا ہیں آپ یا مومن پیا
اولیاء کی آج آمد عرس کی محفل میں ہے　　نوشہِ بزمِ ولا میرے یا مومن پیا

جلوۂ والا میرے پیشِ نظر ہے قادریؔ
اُسکے بیشک آسرا ہیں آپ یا مومن پیا

# غزلیات

26

## (کلامِ عارفانہ)

دید میں تیری ہم نے کیا دیکھا　　حسن تیرا تو ماوریٰ دیکھا
دل لبھاتی ہے جب کہ تیری نظر　　خوگر جان خوش ادا دیکھا
کسی پہلو سکوں نہیں ملتا　　تجھ پہ مرنے کا یہ صلہ دیکھا
جان لے کر بھی تو رہے انجان　　ہائے تجھ سا نہ بے وفا دیکھا
دوسرا کوئی ہم کو بھاتا نہیں　　جب سے چہرہ حسیں تیرا دیکھا
آتشِ عشق کا ہوا یوں اثر　　چاک سینہ تو دل اڑا دیکھا
نظریں اپنی بچائے رکھیں گے　　کیا کریں گر وہ دلربا دیکھا
آنکھ ملنے کا بس بہانہ تھا　　ہم نے پھر خود کو لاپتہ دیکھا

قادرؔی تیری ہو قبول نماز
پیر میں خود کو جب فنا دیکھا

(27)

کیا بولوں کہ کتنی ہے مجھے یار سے قربت قیدِ بُعد و قرب سے آزاد ہے نسبت
مانع نہ ہویں رنجشیں دنیا کی کبھی بھی کچھ ایسی ہے اب یار کے افکار کی رفعت
دنیا میں کون میرا اسکے سوا ہے چشمِ کرم یار ہی ہے باعث رحمت
جب یار نہیں ساتھ تو پھر کیسی بسر ہو دیکھا کروں اُس کو تو مجھے ملتی ہے راحت
روشن ہے رخ یار سے خود نورِ الٰہی مظہر وہ خدا کا ہے خدا اُس کی حقیقت
جلوہ ملا سرکار کا جب حسنِ یار میں فیضِ کرم یار نے سب میٹ دی ظلمت
دربارِ محمد ﷺ سے دلا کر مجھے صدقہ دستِ کرمِ یار نے کیا پھیر دی قسمت
آنکھوں میں وہ خود بس گیا ہے فضل سے اپنے دعویٰ کروں میں عشق کا اتنی نہیں جراءت
بے وجہ نہیں ہے کششِ صورتِ باطل باطل میں بھی ہوتا ہے تماشائے حقیقت

اب تذکرۂ دیر و حرم سارا عبث ہے
تو بن گیا ہے قادریؔ جب اہلِ طریقت

28

کیسے نظر بچاؤں تجھے دیکھنے کے بعد
ہر جا تجھے میں پاؤں تجھے دیکھنے کے بعد

تیری نگاہِ ناز نے اپنا بنا لیا
کیا غیر کو میں پاؤں تجھے دیکھنے کے بعد

دیکھوں نگاہ بھر کے پھر اک بار میں تجھے
کہتا یہی میں جاؤں تجھے دیکھنے کے بعد

ہے جانِ جاناں تو ہی میرا اِس جہان میں
پھر کس سے دل لگاؤں تجھ دیکھنے کے بعد

تیری نگاہِ مست نے مدہوش کر دیا
کیوں میکدے کو جاؤں تجھے دیکھنے کے بعد

جب چشمِ بینا دیکھ لے میری تیرا کمال
سر کیوں نہ میں جھکاؤں تجھے دیکھنے کے بعد

مصروف ہے نگاہ میری دید یار میں
سب کچھ یہاں میں پاؤں تجھے دیکھنے کے بعد

نکلا جہاں سے تھا میں تھی منزل وہی میری
بس اتنا جان جاؤں تجھے دیکھنے کے بعد

گلشن سے کچھ غرض ہے نہ صحرا سے کام ہے
دل کو میں یوں سجاؤں تجھے دیکھنے کے بعد

کرنے لگیں گمان تیرا قادریؔ پہ لوگ
کچھ ایسا کھو گیا ہوں تجھے دیکھنے کے بعد

## 29

کوئی بسا ہوا ہے بساطِ خیال میں
ظاہر ہے اسکا رنگ میرے بول چال میں
اسکو بٹھا کے سامنے سجدہ کیا کروں
کچھ ایسی محویت ہے سراپا جمال میں
نظریں ملا کے آتشِ الفت سے بھر دیا
اس کی تجلیاں ہیں میرے بال بال میں
حدِ نظر سے بھی سوا اب دیکھتا ہوں میں
ہے اُسکا ہاتھ جب میرے دستِ سوال میں
اُمید ہے کہ بخش دے اُسکا کرم مجھے
ورنہ ہے ہاتھ خالی اپنے اکمال میں
پی پی کے خم کے خم نہیں بھٹکے کبھی قدم
ایسی شراب ہے میرے جامِ اسفال میں
آئیگا بے نیاز نظر قادری وہ خود
بے خود نماز کر ادا اسکے خیال میں

## 30

یاد میں اسکی جیتا ہوں
یافت میں اسکی رہتا ہوں
وہ دیتا ہے میں لیتا ہوں
فریاد اسی سے کرتا ہوں
وہ مولا میرا آقا ہے
اس کا میں ادنیٰ بندہ ہوں
راز جو میرے دل میں ہے
فاش اُسی کو پاتا ہوں
شانِ تشبیہ ہی میں اب
شانِ تنزیہ پاتا ہوں
دیکھ کر حسنِ یار کو میں
صدقے ہوتا جاتا ہوں
عشق میں پیر خالدؒ کی
قادری بنتا جاتا ہوں

31

میری نماز ہے یہی میرا یہی وضو
دل میں جو میرے ہے وہی رہتا ہے روبرو

دل سوختہ کبھی تو جگر میں کبھی ہے سوز
آتش ہے آہ میں مری نالوں میں ہے لہو

صحبت میں پیر کی ہے حضور و سرور اب
وصلِ نبی سے ہوگی مری پوری آرزو

آنکھوں میں جب سما کر انھیں پی رہا ہوں میں
پیمانے سے غرض ہے نہ ہے حاجتِ سبو

دیکھوں جو اپنے آپ کو آئے نظر تو ہی
ہے ہوش تیرا باقی مگر اپنے سے غلو

تیرے وجود کا ہے اثر مٹ گئے ہیں ہم
رہتا ہے تو تو میرے قریبِ رگِ گلو

رہ کر خودی میں اپنی ہو کیونکر نماز ادا
معراج ہے نماز جو رہ جائے تو ہی تو

بن کر سراپا یار کا رہتا ہوں ہر گھڑی
آتا ہے جلوہ تیرا نظر مجھکو چار سو

ہے عشقِ پیر میں یہی رازِ نہاں عیاں
مرشد میں اپنے ہوتی ہے احمد ﷺ کی رنگ و بو

عاصی ہے پُر خطا ہے مگر قادریؔ تیرا
سجدے میں گڑ گڑا کہ یہ کہتا ہے کر عفو

## 32

عطا کی عقل نے مجھکو نظر حکیمانہ — سکھائی عشق نے مجھکو رموزِ رندانہ
کسی کی مست نگاہی نے بھر دیا ساغر — نہ بادہ ہے نہ صراحی نہ دور پیمانہ
میں سب میں رہتا ہوں پھر بھی جدا میرا عالم — نگاہوں میں میرے ہر جا ہے رنگ جانانہ
نفی خود ہوگی اپنی خیال یار کے صدقے — نیاز یار سے اپنا کوئی نہ بیگانہ
نبی کے عشق ہی میں بس بنے گی زندگی اپنی — مرادِ عشق ہی تو ہے حیاتِ جاویدانہ

مقامِ عقل سے تھی قادری گذر آساں
مقامِ عشق میں گم گشتہ ہے یہ فرزانہ

## 33

کیا کہوں کتنا پیار تم سے ہے — میرے دل کا قرار تم سے ہے
آؤ آؤ ترس گئی آنکھیں — التجا بار بار تم سے ہے
سہی جاتی نہیں ہے تنہائی — میرے لیل و نہار تم سے ہے
یوں تو گل ہیں ہزاروں گلشن میں — حسنِ گل آشکار تم سے ہے
دیکھنے کو مظاہر اور بھی ہیں — پر نظر کا خمار تم سے ہے
رکھ رہا ہوں سنبھل سنبھل کے قدم — میکدے کی بہار تم سے ہے
دیکھوں تم کو تمہاری نظروں سے — آرزو اپنی یار تم سے ہے

قادری کو جو تم سے نسبت ہے
زندگی کا وقار تم سے ہے

## 34

جس پہ بھی تیرا فضل ہوتا ہے　　جام وحدت کا اس کو ملتا ہے
جام و مینا کی اس کو کیا حاجت　　وہ تو نظروں سے تیری پیتا ہے
شان اسکی بیان ہو کیوں کر　　ہو کے بے خود جو تجھ میں ڈھلتا ہے
رشکِ جنت ہے دونوں عالم میں　　کوچۂ یار بھی کیا کوچہ ہے
تیری الفت میں ہوں میں دیوانہ　　دل کی بستی میں تو ہی رہتا ہے
شاد ہوں میں بہت تجھے پاکر　　دید میں تیری حق جو ملتا ہے
غرقِ ہستی رہے خودی میری　　تیرا دیوانہ بس یہ کہتا ہے
دین اور دنیا دونوں اسکے ہیں　　تجھ سے وابستہ جو بھی رہتا ہے
کیا غرض ہوگی اُسکو اوروں سے　　عشق میں تیرے جو نکھرتا ہے
دور تجھ سے رہوں کہیں جاکر　　تجھکو کب یہ گوارا ہوتا ہے

جان و دل کا سکون قادریؔ تو
صحبت پیر ہی میں ملتا ہے

35

دل کی حالت کہی نہیں جاتی	اُنکی فرقت سہی نہیں جاتی
عاشقی میں انا کو کرنا فنا	خودی باقی رہی نہیں جاتی
درد دل لادوا جو ہوہی گیا	پھر تو دل کی لگی نہیں جاتی
داغِ دل مثلِ پھول کھلتے ہیں	آہ دل سے بھری نہیں جاتی
آشنائی ہے اُن سے کچھ ایسی	جگ سے بیگانگی نہیں جاتی
دل و جاں پر نہ قابو ہے اپنا	مجھ سے دیوانگی نہیں جاتی
ہجر میں ہوگیا نِڈھال ایسا	بات تک اب کری نہیں جاتی

دید بازی ہے کام قادریؔ کا
شوق میں تشنگی نہیں جاتی

## 36

ادائے دید سراپا نیاز ہے میری
کسی کو دیکھتے رہنا نماز ہے میری

نظر ہے صورت خوباں ادا شناس میری
کہ آنکھ دید میں بھی مست ناز ہے میری

عجب ہے دید بنی اسکے عشق میں پردہ
نماز اسکے نظارے کا راز ہے میری

میری نگاہوں کا طیبہ ہی نور ہے گویا
لقاء جاناں ہی دل کا گداز ہے میری

قادرؔی ہوں میں بس اُنکا شیدائی
نغمۂ عشق کا زندگی ساز ہے میری

## 37

مائل دیر و حرم کو بھلا سمجھا کوئی
دل میں دلبر کے سوا آ نہیں سکتا کوئی

ٹھرنے والے بہت دیکھے ہیں ہر منزل میں
منزل عشق میں دیکھا کہ نہ ٹھہرا کوئی

نامرادی کی مراد آئی سمجھ میں جس دن
بس اسی دن نہ رہا اپنا پرایا کوئی

سامنے میرے رہا کرتے ہزاروں تھے حجاب
اسنے چاہا تو نہ باقی رہا پردہ کوئی

فتنۂ حسن و محبت ہے یہ کیسا دیکھو
خود کو بھولا ہے کوئی اور خود آرا کوئی

کتنے ہوتے ہیں گرفتار ہوس دنیا میں
ہاں مگر ہوتا بھی ہے چاہنے والا کوئی

حال ابتر ہو میرا اِس کی نہیں فکر مجھے
ڈرتا ہوں اِس سے کہ ہوجائے نہ رسوا کوئی

جان کیا چیز ہے ایمان بھی صدقے تم پر
پھر وہی مست نگاہی سے اشارا کوئی

قادرؔی کو یوں ہی قدموں سے لگا رہنے دے
جُز تیرے اور نہیں اس کا سہارا کوئی

38

ہاتھ میں ہاتھ ہو، انکا ہی ساتھ ہو پھر تو جینے جلاتے میں ہے فائدہ

دیکھنے والے تو دیکھنا یہ ذرا، ان سے نظریں ملانے میں ہے فائدہ

بات بڑھتی گئی، راز کھلتے گئے، جب سے وہ مل گیا میں نہ باقی رہا

ان کا در کیا ملا دو جہاں مل گئے، ان کے قدموں میں آنے میں ہے فائدہ

جاؤں گا میں کہاں، چھوڑ کر در تیرا، میرے مولا تو ہی ہے میرا آسرا اب

خزاں میں بہاروں کا ہے کیا مزا اُن سے نسبت بڑھانے میں ہے فائدہ

دیکھ لے تو انہیں غور سے یاں ذرا، ہوگا واں بھی اُن ہی سے تجھے واسطہ

یار ہے دو جہاں اس کا ہے لامکاں اس کو ہر دم منانے میں ہے فائدہ

جامِ وحدت ملے ہوش جاتے رہے یار ہی یار ہو سامنے اب میرے

اِس سے بڑھکر نہیں عشق کا کچھ صلہ خود کو ہی بھول جانے میں ہے فائدہ

سامنے روضئہ کے خوب لوٹونگا میں، گر میسر مدینہ ہو جانا میرا

در پہ محبوب حق کے نکل جائے دم، خاکِ طیبہ ہو جانے میں ہے فائدہ

نسبتِ غوث سے قادری ہے بنا، اُسکو دامانِ احمد ﷺ سے ہے واسطہ

پیر خالد و مومن کا ہے وہ گدا اُن کے قربان جانے میں ہے فائدہ

## 39

اے دل مضطر تجھے کیا چاہیئے — کچھ نہیں بس دیدِ لیلا چاہیئے
آنظر وہ روئے جاناں بے نقاب — کچھ تو جینے کا سہارا چاہیئے
چاہنے والے پہ بس اتنا کرم — چاہنے والے کو چاہا چاہیئے
رحمت حق سے قوی امید ہے — بخشنے والے کو حیلہ چاہیئے
ہے عجب دستور الفت بھی یہاں — چاہنے والے سے پردہ چاہیئے
جان کا نذرانہ اک ادنی مثال — عشق کرنے کو کلیجہ چاہیئے
وقتِ آخر قادریؔ بیمار کے — سامنے حضرت کا چہرہ چاہیئے

## 40

### رباعیات

جانے نہ دو تم ہاتھ سے یہ ہوش کبھی — مولیٰ کو پکارو کبھی خاموش کبھی
بنتے ہیں سب ہی کام کرم سے اس اسکے — بن اسکا نہ احسان فراموش کبھی

.............

کہنے کو یہ الفت ہے مزے کی کیا چیز — کرنے کو محبت ہے مزے کی کیا چیز
قدموں میں تڑپ کرو ہیں جان دے دینا — واللہ حقیقت ہے مزے کی کیا چیز

.............

بچپن ہو جوانی ہو بڑھاپا سب کچھ — پر شرم و حیا کا رہے ناتا سب کچھ
کرنے کو تو ہم عزم کیا کرتے ہیں — لیکن ہے اسی کا تو ارادہ سب کچھ

41

## قطعات

آئینہ میں خودی کے خدا کا ظہور ہے　　مت پوچھ حالِ دل میرا دل کوہ طور ہے
گر میں گناہ گار ہوں سب سے بڑا تو کیا　　تو بخشنے کے واسطے ربِّ غفور ہے

.............

ہم تھے اور اپنا یار پہلو میں　　تھا غضب کا خمار پہلو میں
ہائے کیا خوب دن تھے اپنے بھی　　تھا گلِ نو بہار پہلو میں

............

کاہے کا رونا کاہے کا غم ہے　　دنیا کی آفت کیا کوئی کم ہے
ہجرت کرو گر لازم ہے تم کو　　ساتھ تمہارے خیر الامم ہے

.............

ملتے ہی شاہِ کونین عرب کے دھنی　　مل گیا دل کو اب چین عرب کے دھنی
مانگنا ہو خدا سے تو آؤ یہاں　　ہے وسیلہ بہ دارین عرب کے دھنی

................

آپ ہی ہیں حبیب خدا مصطفیٰ　　آپ ہی ہیں رسولِ خدا مصطفیٰ
آپ ہر گز نہیں ہیں خدا مصطفیٰ　　پر نہیں ہیں خدا سے جدا مصطفیٰ

.............................

ناز سب کو ہے خود نمائی پر　　خوش ہوں در کی ترے گدائی پر
سب سے اسفل ہوں پُر معاصی ہوں　　مفتخر ہوں تیری گدائی پر

☆☆☆

# مصنف کی دیگر تصانیف

لطیف اکیڈیمی قائم کی گئی اور علوم قرآن و عرفانی کتب کی اشاعت کا کام انجام دیا جارہا ہے۔
دینی اصلاحی عنوانات کے تحت اور **تفسیر قرآن** کے آڈیوسی ڈیز کے ذریعہ طلباء کی ٹیلی ایجوکیشن کا اہتمام کیا جارہا ہے۔

اس کے علاوہ درجہ ذیل تمام کتب مفید سوالات و جوابات پر مبنی دستیاب ہیں۔

1- **نصاب دینیات** (چار جلدوں میں )(بچوں کے لئے )

2- **سہل تجوید قرآن** (بچوں کے لئے)

3- **صراط مستقیم و راہ سلوک** ( طلباء کے لئے )

4- کتب۔ **"کشکول قادری"** (دو جلدوں میں )

(1) **الاحسان والتصوف**

(2) **توحید و معارف**

5- کتب۔ **"نقش قدم رسول"** (تین جلدوں میں )

(1) **احوال مفسرین و فن تفسیر**

(2) **احوال محدثین و فن حدیث**

(3) **احوال مجتہدین و فن فقہ**

6- **تحفتان وجودی**" ( کلام حضرت سید محمد بادشاہ محی الدین "وجودی" )

7- **افکار قادری** (زیر مطالعہ کلام )